فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۳۲	۶ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء	جلد ۵۳/۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۵ ر اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل حضور نے ۷۰ کے قریب احباب ضلع لائل پور کو شرف زیارت بخشا

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

—● ربوہ — آج مورخہ ۵ ر اکتوبر کو مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا درس قرآن ہوگا۔ درس نماز مغرب سے نصف گھنٹہ قبل شروع ہوکر نماز مغرب تک جاری رہے گا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر مستفیض ہوں۔

—● ربوہ ۵ ر اکتوبر۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل انچارج شعبہ زود نویسی کو کل مورخہ ۴ ر اکتوبر بوقت پونے بارہ بجے دوپہر دفتر میں بائیں جانب اچانک فالج کا اثر ہوگیا۔ فوراً طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ اب معمولی سا افاقہ ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم مولوی صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

—● لاہور — مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج آجکل بعارضہ بندش پیشاب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف سخت تکلیف میں ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے چوہدری صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

—● ربوہ — محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مطلع فرماتے ہیں کہ صوفی مبارک احمد صاحب کا کراچی میں پیٹ کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن اپریشن کے بعد بیماری میں اضافہ ہوگیا ہے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اس چیز کا نام ہے کہ رُوح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گر پڑے

جب یہ حالت میسر آجائے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت تمہارے لئے کھولا گیا

"یاد رکھو کہ دُعا صرف زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالےٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دُعا کرنے والے کی رُوح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کا اعتراف کرکے اُس قوی اور مقتدر خدا سے ان سے بچنے کی طاقت اور قوت اور مغفرت (حفاظت) چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا گیا۔ تب خاص قوت اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔

مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دُعا کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہوگئے ہیں۔ کیونکہ وہ جبکہ حقیقت دعا کی نہیں جانتے جو قبولیت کا ذریعہ ہے تو وہ قبولیت دعا کی تاثیرات کو بھی نہیں پاتے اور ایک وجہ ان کی دُعا سے منکر ہونے کی یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا پھر دُعا کی کیا حاجت ہے۔

مگر مَیں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر بھی اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر ان کا اعتقاد یقینی طور پر اس بات پر ہے تو پھر دکھوں اور بیماریوں میں وہ تدابیر اور علاج کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسے ہی متوکل اور راضی بقضا ہیں تو پھر ذرا سی درد پر ڈاکٹروں اور طبیبوں کی طرف کیوں دوڑے جاتے ہیں۔ بلکہ مَیں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔ سید احمد خاں بھی دعا کے بڑے منکر تھے لیکن جب اُن کا پیشاب بند ہوا تو دہلی سے معالج ڈاکٹر کو بلایا یہ نہ سمجھ لیا کہ اگر پیشاب کُھلنا ہے تو خود بخود ہی کھل جاوے گا۔ افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات نہیں آتی کہ جب ظاہری عالم کے ذرہ ذرہ پر اس قادر خدا کا تصرف ہے تو باطنی عالم پر اس کا تصرف کیوں نہیں۔ ایک پہلو میں اس کے کامل قدرت کے تصرفات کو مانتے ہیں اور دوسرے پہلو میں اس سے انکار کرتے ہیں جبکہ ظاہری اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باطنی اشیاء میں تاثیرات نہ ہوں جن میں سے دُعا بھی ایک زبردست چیز ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ر اکتوبر ۶۲ء

تنابز بالالقاب

ہفت روزہ "الاعتصام" $\frac{9}{62}$۱۸ کے اداریہ میں مدیر محترم تحریر فرماتے ہیں :۔

"تیرھویں صدی کے آخر میں جب عمل بالحدیث کا برصغیر میں چرچا ہوا اور علمی حلقوں میں اس سے بیداری کی لہر دوڑی تو اسی جمود کی بدولت تنابز بالالقاب کے مرض نے سر اٹھایا اور وہابی لامذہب مقلد، غیر مقلد ایسے الفاظ وضع کر کے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اس کے ساتھ ہی کچھ غلط صحیح خیالات اس انداز سے بیان کئے جاتے ہیں جن سے نفرت بڑھے ——— افسوس ہے آجکل بہالے نوآمیز دیوبندی دوست یہ خدمت بڑی دلچسپی سے سرانجام دے رہے ہیں حالانکہ یہی ہتھیار تھوڑا عرصہ ہوا ان کے خلاف بھی استعمال کیا گیا تھا بلکہ اب بھی استعمال ہو رہا ہے۔ عصبیت کا یہ حال ہے کہ جب بریلوی حضرات یہ ہتھیار ان کے خلاف استعمال کریں تو اسے بد دیانتی سے تعبیر فرماتے ہیں اور جب یہ حضرات کسی دوسرے کے خلاف استعمال کریں تو یہ جہاد اور دین کی خدمت سمجھا جاتا ہے اور اپنے مسلک کی حمایت میں بہت بڑا شاہکار ——— حال ہی میں چند کتابیں نظر سے گزریں جو اسی لہجہ پہ لکھی گئی ہیں السہم الحدید، مقام ابوحنیفہ، طائفہ منصورہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو علم کے ساتھ عقل اور اخلاص کی توفیق مرحمت فرمائے۔ یہ انداز نہ مسلک کی خدمت ہے نہ اسلام کی بلکہ قارئین کرام کے وقت کی اضاعت کے سوا اس سے کوئی فائدہ نہیں!"

(الاعتصام $\frac{9}{62}$۱۸ صـ۳)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے اس اہل حدیث معاصر کو بھی احساس ہوا ہے کہ صرف وہی احمدیوں کو مرزائی اور قادیانی لکھ کر تنابز بالالقاب کے گناہ کا ارتکاب نہیں کرتے بلکہ دوسرے لوگ بھی اہل حدیث کو وہابی۔ لامذہب غیر مقلد وغیرہ ایسے الفاظ لکھ کر نفرت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ اب ان کو یہ بھی محسوس ہو گیا ہوگا کہ دوسروں سے خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو ان کا وہی نام لکھنا اور بولنا چاہیئے جو وہ پسند کرتے ہیں۔ ہم عرض پرداز ہیں کہ ہم احمدی بھی چاہتے ہیں کہ ہم کو ہمارے پسندیدہ نام "احمدی" سے یاد فرمایا کریں اور تنابز بالالقاب کر کے "مرزائی" اور "قادیانی" نہ لکھا کریں۔ اور یہ ہماری ہی رائے نہیں ہے بلکہ آپ کی بھی اور دوسرے لوگوں کی بھی یہی رائے ہے۔ اور اسلامی اخلاق بھی اسی بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی نے بھی حال ہی میں الفضل کا حوالہ دے کر لکھا ہے :۔

"الفضل ربوہ کے ایک اداریہ :۔ **راہ کا پتھر** :۔

"ہمیں الفضل کے ناظرین سے ایک معذرت کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے الاعتصام کے بعض اعتراضات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرقہ اہل حدیث کو "وہابی" لکھا ہے حالانکہ ہم ہمیشہ انہیں اہل حدیث کے نام ہی سے مخاطب کرتے رہے ہیں۔ ہم نے گزشتہ اداریوں میں "وہابی" کا لفظ خاص طور پر اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے ان دوستوں کو محسوس ہو کہ جب وہ ہمیں تنابز بالالقاب کر کے "مرزائی" یا "قادیانی" لکھتے ہیں تو اس سے احمدیوں کے دل کو بھی اسی طرح رنج پہنچتا ہے جس طرح وہابی لکھنے سے اہل حدیث کو رنج ہوتا ہے"

بات بظاہر خفیف سی ہے لیکن درحقیقت گہری اور اہم ہے۔ تہذیب و شائستگی کی تو بسم اللہ ہی یہ ہے کہ ہم غیر مسلموں تک کو اسی نام سے یاد کریں جس سے وہ خود اپنے کو موسوم کرتے ہیں نہ کہ ایسے نام سے جس سے وہ چڑیں۔ اور ضد اور اشتعال شروع ہی سے پیدا ہو جائے مثلاً آریہ کو ہم آریہ ہی کہیں "دیانندی" نہ کہیں۔ مسیحی کو مسیحی کہیں تثلیثی کہہ کر نہ پکاریں۔ اور کلمہ گویوں کے دائرہ میں تو یہ احتیاط اور زیادہ ضروری ہے۔ شیعہ کو شیعہ امامیہ یا اثنا عشری ہی کہئے۔ رافضی کہنا انہیں گالی دینا ہے۔ اہل حدیث کو غیر مقلد بھی نہ کہئے چہ جائیکہ وہابی اور اہل قرآن کو اہل قرآن ہی کہئے نہ کہ چکڑالوی یا پرویزی۔ جماعت اسلامی والوں کو انہیں کے اختیار کئے ہوئے نام سے پکاریئے "مودودئے" نہ کہیئے ——— ایسے تمام لفظ اور فقرے دوسروں کو قبول حق سے روکتے ہیں اور ہمارا فرض قبول حق کی راہ سے چھوٹی بڑی ہر رکاوٹ کا دور کرنا ہونا چاہیئے نہ کہ کوئی رکاوٹ پیدا کرنا!"

(صدق جدید $\frac{8}{62}$۲۸ صـ۳)

کیا ہم توقع کریں کہ آئندہ معاصر بھی اس بات کا خیال رکھے گا کہ وہ احمدیوں کو مرزائی یا قادیانی نہیں کہے گا؟

الاعتصام کا جو حوالہ ہم نے اوپر دیا ہے اس کے آگے معاصر لکھتا ہے :۔

"ہمیں اعتراف ہے کہ بعض اہل حدیث حضرات بھی بعض وقت دل خراش انداز سے لکھتے ہیں۔ اگرچہ بطور ردِ عمل ایسا کرنے پہ غالباً مجبور ہوتے ہیں لیکن ہماری قطعی رائے ہے کہ یہ طریق کار مستحسن ہے نہ اہل حدیث کی شاندار روایات کے مطابق۔ اہل حدیث کو ایسی نچلی سطح پر ہرگز نہیں آنا چاہیئے کہ دیانت تک مشتبہ نظر آنے لگے" (الاعتصام $\frac{9}{62}$۱۸ صـ۳)

اس اعتراف کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اس سے امید بندھتی ہے باقی اہلحدیث اخبارات نہ سہی کم از کم الاعتصام آئندہ ان رواداری اصولوں کی ضرور پابندی کرے گا جن کا ذکر اس نے کیا ہے اور اس میں احمدیوں کی استثناء کو بھی جائز نہیں سمجھے گا کیونکہ خواہ بریلویوں کے خلاف ہو یا دیوبندیوں کے یا احمدیوں کے قرآن کریم کی رو سے تنابز بالالقاب یا غیر مہذبانہ الفاظ استعمال کرنے کی نوعیت نہیں بدلتی بلکہ ہر صورت میں یہ یکساں طور پر گناہ میں داخل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کے آگے جو کچھ معاصر نے لکھا ہے وہ اپنے پیشکردہ اصولوں کی خلاف ورزی پر مبنی ہے۔ چنانچہ معاصر لکھتا ہے :۔

"بریلوی حضرات ایسا کریں تو چنداں افسوس نہیں کہ ان کے مشن ۔۔۔ کی بنیاد ہی نفرت اور عصبیت پر ہے اور اسکے ساتھ نعرے اور غلاظت ان حضرات کا شاہکار ہے لیکن اہل حدیث اور دیوبندی حضرات کا یہ موقف نہیں۔ ان حضرات کو اختلافات کے اظہار میں علمی انداز اور سنجیدگی کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ادع الٰی سبیل ربّک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ!"

(ایضاً)

یہاں جو کچھ بریلوی حضرات کے مشن وغیرہ کے متعلق کہا گیا ہے وہ قطعاً اس اصول کی پابندی نہیں ہے۔ کیونکہ بریلوی حضرات بھی یہی کہہ سکتے ہیں کہ اہل حدیث ایسے ہیں ویسے ہیں۔ ہم کو واثق امید ہے کہ معاصر اپنے یہ الفاظ واپس لے لے گا اور اس پر اظہار تاسف کرے گا۔ تاہم ہم تعریف کرتے ہیں کہ معاصر نے ایک ایسے مسئلہ پر اظہار خیال کیا ہے جسکی آجکل پاکستان میں اشد ضرورت ہے خاص کر جبکہ انتخابات نزدیک آرہے ہیں۔ چاہیئے کہ معاصر ایسے مزید مضامین شائع کرے تاکہ فضا ایسی ہو جائے کہ ہر کوئی یہ کہنے پر مجبور ہو کہ مسلمان قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں۔

کچھ تو خدائے پاک کی رحمت پہ چھوڑ دو

سب کچھ نہ پاکبازو عبادت پہ چھوڑ دو
کچھ تو خدائے پاک کی رحمت پہ چھوڑ دو

انجام اس فسانے کا اچھا ہے یا بُرا
میرے نیاز اپنی رعونت پہ چھوڑ دو

مرتے ہیں سر کو چھوڑ کے یا تیغ ناز سے
اس کو رضائے اہلِ محبت پہ چھوڑ دو

بالائے بام آج وہ آئیں گے یا نہیں
اے میرے ہمدمو مری قسمت پہ چھوڑ دو

مہلت ملی ہے اس کو الیٰ یوم یبعثون
تنویر اس کی بات قیامت پہ چھوڑ دو

مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک غیر مطبوعہ خط

"ایک انسان وحیٔ الٰہی کے ساتھ آتا ہے اور کہتا ہے جس حد کے بعد سے تمہارے لئے تاریکی ہے میرے لئے روشنی ہے ..... وہ جو کچھ کہتا ہے اس کی بنیاد علم و یقین ہے ہم شک کی بناء پر علم و یقین کو جھٹلا نہیں سکتے"

شیخ خورشید احمد

ہفت روزہ ایشیا لاہور (۲۲ اگست ۱۹۶۴ء) میں مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کا ایک غیر مطبوعہ خط

"انسانی عقل کی آخری حد — اور اس کے بعد"

کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس خط میں مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے دیگر امور کے علاوہ مامور من اللہ کی ضرورت و اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ عام انسانوں میں اور آسمانی وحی کو پیش کرنے والے مامور من اللہ کے وجود میں کیا فرق ہوتا ہے اور اس کے دعوے کی صداقت کو کس طرح پرکھا جا سکتا ہے۔

اگر فطرت میں سعادت و رشد کا مادہ ہو تو مولانا کے اس خط سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

مولانا انسانی عقل کی حدود کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اولاً کائنات ہستی کے جس قدر حوادث و اعمال ہیں ان کے علل و مقاصد کے بارے میں ہماری معلومات ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ یعنی اس حد سے جو ہمارے حواس کے تفحص و تعمق کی آخری حد ہے۔ اس حد سے آگے جو کچھ ہے وہ ہمارے لئے غیر معلوم و مجہول ہے اور جو کچھ غیر معلوم و مجہول ہے۔ اس کے لئے ہماری صحیح حیثیت یہی ہو سکتی ہے۔ کہ عدم علم کا اعتراف کریں۔ منع و نفی کے مدعی نہیں ہو سکتے میں امید کرتا ہوں کہ بات آپ پر واضح ہو گئی ہوگی۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔ یوں سمجھیے کہ ایک خاص حد ہماری نظر و ادراک کے لئے روشنی ہے اس کے بعد تاریکی ہے۔ جہاں سے تاریکی شروع ہوتی ہے ہماری سیر نظری کے قدم رک جاتے ہیں۔ اس کے بعد کیا ہے کیا کچھ ہے؟ کیا کچھ نہیں ہے۔ اس بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے اور اس لئے ہماری حیثیت صرف یہ ہے کہ عدم علم کا اعتراف کریں۔ کسی بات کے لئے نہ تو مثبت ہو سکتے ہیں نہ مانع و منکر۔ قدیم و جدید عہد کے تمام اکابر علم و نظر نے صاف لفظوں میں اس کا اقرار کیا ہے۔" (ایشیا ۲۲ اگست ۱۹۶۴ء)

اس کے بعد مولانا علم و بیان کے ایک نئے دروازہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو وحی الٰہی کے ساتھ آتا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اب ایسا ہوتا ہے کہ علم و بیان کا ایک نیا دروازہ کھلتا ہے ایک انسان وحی الٰہی کے ساتھ آتا ہے اور کہتا ہے جس حد کے بعد سے تمہارے لئے تاریکی ہے۔ میرے لئے روشنی ہے۔ جس حد کے بعد تمہارے لئے عدم علم ہے میرے لئے بصیرت و برہان۔ جس حد کے بعد سے تمہارا سرمایۂ یقین ختم ہو جاتا ہے میری یقینیات شروع ہوتی ہیں۔

ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللّٰہ علٰی بصیرۃ انا ومن اتبعنی

پس ایسی حالت میں ہمارے لئے علم و راستی کی دو ہی راہیں ہو سکتی ہیں۔

اگر وہ شخص اپنے تمام اقوال و اعمال میں صادق ہے تو اسے قبول کریں، کاذب ہے تو انکار کر دیں۔ لیکن وہ جو کچھ بیان کرتا ہے اسے جھٹلا نہیں سکتے کیونکہ وہ جن حدود کے معاملات بیان کرتا ہے۔ ان کے لئے ہمارا موقف عدم علم کا ہے اور اس کا دعوے علم و بصیرت کا ہے۔ ہم وہاں کے لئے زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ شک سے زیادہ نہیں ہے۔ اور وہ جو کچھ کہتا ہے۔ اس کی بنیاد علم و یقین ہے۔ ہم شک کی بناء پر علم و یقین کو جھٹلا نہیں سکتے۔ مختصر لفظوں میں جو کچھ کہہ دیا گیا ہے۔ اگر آپ غور کریں گے تو نصف قرآن کی تفسیر ہے۔"

(ایشیا ۲۲ اگست ۱۹۶۴ء)

مندرجہ بالا اقتباسات میں مولانا ابوالکلام آزاد نے بڑی عمدگی کے ساتھ — اپنے مخصوص و منفرد رنگ میں — اس امر کو واضح کیا ہے کہ عقل انسانی کی آخری حد کہاں ختم ہوتی ہے۔ اور اس حد کے بعد وحی الٰہی کو پیش کرنے والے وجودوں کے ذریعہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہماری راہ نمائی فرماتا ہے۔ یہ الفاظ انسانی عقل کی درماندگی اور آسمانی وحی کی ضرورت و احتیاج کو خوب واضح کرتے ہیں کہ:۔

"ہمارا موقف عدم علم کا ہے اور اس کا (یعنی مامور من اللہ کا ناقل) دعوے علم و بصیرت کا ہے۔ ہم وہاں کے لئے زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ شک سے زیادہ نہیں اور وہ جو کچھ کہتا ہے، اس کی بنیاد علم و یقین ہے۔ ہم شک کی بناء پر علم و یقین کو جھٹلا نہیں سکتے۔ مختصر لفظوں میں جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اگر آپ غور کریں تو نصف قرآن کی تفسیر ہے۔"

مندرجہ بالا عبارت میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جسے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی پر معارف تصانیف میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ واضح فرمایا۔ چنانچہ حضور نے بتایا ہے کہ:۔

"ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارج یقین پر نہیں پہونچ سکتا۔ اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو تاریکی میں عقل کے لئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا۔ کہ میں ڈرتا ہوں ایک بُت پر میرے لئے ایک مرغا ذبح کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی افلاطون کی فلاسفی اس کی دانائی اور دانشمندی اس کو وہ سچی سکینت اور اطمینان نہیں دے سکے۔ جو مومنوں کو حاصل ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود حصہ اول صفحہ ۶۵)

(۲) "الہام کیا چیز ہے وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک سلسلہ اور با قدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ ہو جائے اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو۔ اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سرو پا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پُر حکمت اور پُر شوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے جس سے وہ اپنے بندے کو تسلی دینا چاہتا ہے اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱)

پھر حضور اپنے وجود کو عملی شاہد کی حیثیت سے پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں بنی نوع پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں۔ اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی ہے وہ خدا کی عنایت نے مجھے عطا فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی کو قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں۔"

"وہ خدا سچا خدا نہیں جو خاموش ہے اور سارا مدار اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے۔ اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں۔ عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں وہی خدا جس پر کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی۔ جس کے جلال کی چمک پر کبھی اثر نہیں پڑتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللّٰہ نور السمٰوات والارض۔ یعنی خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے۔ اسی سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے سچا اور زندہ خدا وہی ہے۔ مبارک وہ جو اس کو قبول کرے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۹۴)

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے مندرجہ بالا مکتوب میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ایک مامور من اللہ کے دعوے کو کس طرح پرکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر ایک شخص اپنے تمام اقوال و اعمال میں صادق ہے تو اسے قبول کریں کاذب ہے تو انکار کر دیں۔ لیکن وہ جو کچھ بیان کرتا ہے۔ اسے جھٹلا نہیں سکتے

کیونکہ وہ جن حدود کے معاملات بیان کرتا ہے ان کے لئے ہمارا موقف عدم علم کا ہے اور اس کا دعوےٰ علم و بصیرت کا ہے۔"

مندرجہ بالا سطور میں دراصل قرآن مجید کی اسی آیت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فقد لبثت فیکم عمرا
من قبلہ افلا تعقلون
(یونس ع۲)

یعنی میں نے دعوےٰ سے قبل تم لوگوں میں ہی اپنی عمر گزاری ہے اور تم سب میری راستبازی اور پاکدامنی کے گواہ ہو پھر تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے اور کیوں یہ گمان کرتے ہو کہ جس شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا آج یکدم اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر افترا باندھنا شروع کر دیا ہے۔

اسی معیار کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے سچے ماموردمرسل ثابت ہوتے ہیں کیونکہ آپ نے خود اپنی پہلی زندگی کو اپنی سچائی کے معیار کے طور پر پیش کیا اور فرمایا:۔

"تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی میں نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میرے سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"
(تذکرۃ الشہادتین صـ۶۲)

مندرجہ بالا دعوے کو حضور نے اپنی زندگی میں بار بار دہرایا اور آج بھی یہ چیلنج قائم ہے لیکن کسی کو بھی اسے قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور کوئی مخالف حضور کی زندگی میں کوئی عیب یا نقص نہ دکھا سکا۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ آسمانی وحی کا مدعی انسان

"اگر اپنے تمام اقوال و اعمال میں صادق ہے تو اسے قبول کر لیں۔"

اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال و اعمال میں صادق ہونے کی یہ کیفیت تھی کہ اہل حدیث کے مشہور لیڈر اور اپنے وقت کے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی جنہوں نے بعد میں سب سے پہلے حضور پر کفر کا فتوےٰ لگایا یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ

"مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدہ کی رُو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار و صداقت شعار ہیں۔"
(اشاعۃ السنہ جلد ۷ صـ۹)

خلاصہ کلام یہ کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے مندرجہ بالا غیر مطبوعہ مکتوب میں جس حقیقت کو پیش کیا ہے وہ ایک ازلی ابدی صداقت پر مبنی ہے اس کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت کی تکمیل اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے باوجود ہر دور اور ہر زمانہ میں اسلام کی متابعت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایسے آسمانی وجودوں کی ضرورت ہے جو انسان کی محدود عقل و فہم کو آسمانی علوم سے آشنا کریں اور ان وجودوں کو جس معیار سے پرکھا جا سکتا ہے اس کی رُو سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اللہ تعالےٰ کے وہ سچے اور برگزیدہ مامور تھے جن کے ذریعہ اس زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقدر ہے۔

خدا کی معرفت کا زندہ یقین

"جو لوگ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ صحت نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی تجلیات کی چمکار سے اُن کی اندرونی تاریکیوں کو دور کر دے گا اور انہیں ایک نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا اور یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو گناہ کے زہر کے اثر سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لئے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی وہ خدمت ہے جو ہمارے سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں۔ جو انسان اس زنجیر اور قید سے نجات پانے کی محسوس کرتا ہے۔ جو گناہ کی زنجیریں ہیں اُسے اسی طریق پر نجات ملے گی۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نئی حقیقت یا نیا فسانہ

"چوں دور خسروی آغاز کردند ✤ مسلماں را مسلماں باز کردند"
(حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ایم۔اے)

سیاہ شب کی زمیں سے پھوٹا ہے چشمۂ نورِ خاورانہ
اُفق سے وہ آفتاب اُبھرا کہ جس کا تھا منتظر زمانہ

نگاہِ ساقی کا ہے کرشمہ کہ رنگِ محفل بدل رہا ہے
نیا ہے اندازِ بادہ خواری نئے ہیں نغماتِ عاشقانہ

تم آج دیکھو کہ اُن کے زانو سے لگ کے بیٹھا ہوں انجمن میں
بجا کہی تم نے بات کل کی۔ کہیں نہ تھا کل مرا ٹھکانہ

مرے تصور کے آسماں پہ ہزاروں سورج بھٹک رہے ہیں
وہاں ستاروں کی کیا حقیقت جہاں فضائیں ہوں بے کرانہ

میں جا رہا ہوں کہ حالِ لوح و قلم کا آنکھوں سے دیکھ آؤں
سُنا ہے میں نے جنوں سے "تقدیر" اہلِ دانش کا ہے بہانہ

جگر مرا خون ہو کے آنکھوں سے قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہے
مری یہ عادت ہے میں محبت کی کشت بوتا ہوں دانہ دانہ

پسند ہے تیرے عاشقوں کو رہِ شہادت کہ مختصر ہے
یہ تیری مرضی کہ تُو نے چاہا طویل جادۂ غازیانہ

میں جب بھی نکلا ہوں سر کٹانے کو آپ اپنا کفن اٹھائے
لپٹ کے بے اختیار مجھ سے بہت ہنسی عمرِ جاودانہ

جُدا ہے یہ بات قیصر و شاہ مجھ کو اپنا حریف سمجھے
وگرنہ میری متاع کیا ہے سوائے اِک نالۂ شبانہ

کچھ ایسے لمحات یاد ہیں مجھ کو میری ناکام زندگی کے
جدھر پھری یہ نگاہ میری پھری اُدھر قسمتِ زمانہ

میں تنگ آیا تھا روز کی آشیانہ سوزی سے باغبانو!
بجائے تنکوں کے بجلیوں سے بنا لیا میں نے آشیانہ

کہیں یہ میری جبیں نہ جھکتی۔ بڑا ہی مغرور راہ رو ہوں
بہت غنیمت ہوا کہ رستے میں آپڑا تیرا آستانہ

میری وفاؤں پہ طنز کر کے مرے خساروں کو گننے والو!
وہ مجھ سے بڑھ کر رہے ہیں گھاٹے میں جن کا مشرب تھا تاجرانہ

سمجھ کے تاجِ شہی کو پاپوش روند دیتا رہا ہوں اکثر
حضور! میں بے ادب نہیں ہوں نہ ہے مرا دمن باغیانہ

سروں سے کچھ تاج گر رہے ہیں۔ اُلٹ رہے ہیں سریر شاہی
وہ دیکھ اِک زلزلہ سا آیا، سنبھل سنبھل قصرِ خسروانہ!

مجھے بُرا کہہ رہے ہیں کچھ لوگ دیکھ کر سامنے قیامت
کھڑا ہوا یا ہو جیسے میں نے خدا سے کہہ کر یہ شاخسانہ

نباہ مشکل ہے دوستوں سے کہ ظرف سب کا جُدا جُدا ہے
کسی کو راس آیا حرفِ اُلفت، کسی کو راس آیا تازیانہ

وہ مسکراتے رہے تبسّم! مجھے یقیں ہے وہ مطمئن تھے
سُنایا جب میں نے انجمن میں انہیں ترے عشق کا فسانہ

سیرۃ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر!

(مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان)

فی زمانہ یورپ کی نام نہاد تہذیب و تمدن اور تعلیم کے زیر سایہ دجّال نے دنیا میں عجیب مہلک اخلاق اثرات قائم کر دئے ہیں۔ قلوب مذہب سے دُور اور اشغالِ لہو و لعب سے معمور ہیں۔ بیویاں شوہروں کی خدمت سے اور شوہر بیویوں کی عزت و احترام سے غافل ہیں۔ صداقت شعاری سادہ لوحی کے مترادف سمجھی جاتی ہے۔ اور کذب بیانی کو ہوشیاری اور عقلمندی شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نفسیات قدسیہ کے طفیل حضور کے اصحاب کے گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ جس کا کچھ تذکرہ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت میں (زیر طبع) سے کیا جاتا ہے۔

آپ کے صاحبزادہ میاں شاہد احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں:۔

آخری عمر میں بوجہ بیماری آپ چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ آپ کو ماڈل ٹاؤن میں جو گھر ملا وہ علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ نے اپنے دیرینہ شوق کے پیشِ نظر یہیں نماز باجماعت اور جمعہ اور عیدین کا انتظام کیا۔ اور اپنے خرچ سے مسجد کے لوازمات خرید کئے۔ اسی طرح گویا درس قرآن و حدیث کا اہتمام گھر پہ ہو گیا۔ آپ باوجود علالت کے بہت باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرتے تھے بلکہ شدید سردی میں نماز فجر بھی اپنے کمرے سے باہر آ کر برآمدے میں باجماعت ادا کرتے۔ نیز اپنی طاقت کے مطابق سلسلہ کے کاموں میں بھی حصہ لیتے۔ چنانچہ موٹر میں بیٹھکر چندہ نادہندگان یا نسبتاً کمزور احباب کے گھروں پہنچ کر بہت شفقت اور محبت سے انہیں سمجھاتے اور نمازوں میں زیادہ سے زیادہ حاضری کا اُن سے وعدہ لیتے۔

نیز وہ تحریر کرتے ہیں:۔

والد صاحب کی دیانت ایسی اعلیٰ پایہ کی تھی کہ ایک دفعہ ان کا کلیم ایک عدالت میں پیش تھا۔ حاکم نے وکیل کے دلائل سُنکر فیصلہ کیا کہ اگر نواب صاحب یہ حلف نامہ عدالت میں داخل کر دیں کہ اس کے علاوہ انہوں نے ابھی تک کوئی زمین بعوض کلیم حاصل نہیں کی۔ تو اُن کا اتنے لاکھ کا کلیم منظور کیا جاتا ہے اور اس حلف نامہ کے داخل کرنے کی میعاد صرف چوبیس گھنٹے مقرر کی۔ پڑتال کرنے پر معلوم ہوا کہ قریباً اٹھارہ کنال اراضی کسی غلط فہمی کی وجہ سے الاٹ ہو چکی ہے۔ وکیل نے والد صاحب سے کہا کہ یہ زمین ہم واپس کر دیں گے آپ حلف نامہ داخل کر دیجئے۔ والد صاحب نے کہا کہ آپ چوبیس گھنٹے میں اراضی واپس نہیں کر سکتے اور میں غلط حلفیہ بیان نہیں دے سکتا۔ اس لئے آپ حلف نامہ میں تحریر کر دیجئے کہ ہمارے پاس اٹھارہ کنال اراضی ہے۔ وکیل نے کہا کہ میرے پیش کردہ دلائل کے بعد آپ کے پاس اگر ایک انچ زمین بھی پائی گئی تو آپ کا کیس خراب ہو جائیگا۔ اور آپ کو ایک پیسہ کا معاوضہ نہیں ملے گا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسے حلف نامہ پر دستخط کرنے کو ہرگز تیار نہیں۔ اوّل تو آپ کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ آپ مجھ سے ایسی غلط بیانی کی توقع رکھیں۔ ان حالات میں اگر آپ میری وکالت کے فرائض سرانجام نہیں دے سکتے تو آپ اپنے آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش سمجھیں اور پھر مجھ سے کہا کہ ایک حلف نامہ تحریر کر لاؤ جس میں لکھو کہ میرے پاس اٹھارہ کنال سے زائد کوئی اراضی نہیں ہے۔ چنانچہ ایسے حلف نامہ پر دستخط کر کے مجھے فرمایا کہ جاؤ اس افسر کے پاس لے جاؤ۔ اور ساتھ ہی باآواز بلند انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔

چونکہ آپ کی آخری عمر میں آپ کی جائیداد کا انتظام میرے سپرد تھا اس لئے مجھے بخوبی معلوم تھا کہ اس کا انجام کیا ہو گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس حلف نامہ کو افسر کے روبرو پیش کرنے میں میں شرم محسوس کرتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے یہ کاغذ اس کے سامنے پیش کیا تو اُس نے پڑھ کر نہایت غصہ سے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا آپ کے وکیل کے تمام دلائل غلط اور بے بنیاد تھے؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس حلفیہ بیان کے بعد آپ کو معاوضہ کا ایک پیسہ تک نہیں مل سکتا؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ مجھے سب معلوم ہے۔ اُس نے کہا۔ تو پھر کیا سمجھ کر آپ میرے پاس آئے ہیں؟ میں نے جواباً کہا کہ دراصل وکیل کو اس اراضی کے متعلق علم نہیں تھا۔ اور والد صاحب نے حقیقت کو اپنے بیان میں درج کیا ہے۔ اور وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کا وقت ضائع کیا ہے۔ یہ کہکر میں باہر جانے کے لئے دروازہ کی طرف بڑھا۔ ابھی بمشکل دروازہ تک ہی پہنچا تھا کہ افسر موصوف نے بڑی نرمی سے مجھ سے ٹھہرنے کی درخواست کی اور پھر مجھے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے گھنٹی سے اپنے سٹینو کو بلا کر میرے سامنے فیصلہ لکھوایا کہ ہم نے اچھی طرح سے تسلی کر لی ہے کہ مدعی کے پاس اٹھارہ کنال کے سوا اور کوئی اراضی نہیں۔ اس لئے اس کے کلیم میں سے اٹھارہ کنال کی قیمت وضع کر کے باقی کلیم کا اُسے حق پہنچتا ہے۔ ثبوت کے لئے مدعی کا حلفی بیان کافی ہے۔ اس طرح حق گوئی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں فضل فرمایا۔

آپ کی صاحبزادی محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب) اپنے والد ماجد کی شدید علالت میں اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے خدمت گذاری اور عیادت کا ذکر یوں بیان کرتی ہیں:۔

"جس جانفشانی اور محنت سے امّی جان نے ابّا جان کی خدمت کی وہ ایک مثال ہے۔ ہر وقت ابّا جان کے ہر کام کے لئے آمادہ۔ دن رات ابا جان کی نگہداشت ہر کام ابا جان کا اپنے ہاتھ سے کرنا۔ دوپہر کا کھانا بڑا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ تین تین چار چار بج رہے ہیں۔ اور امّی اسی طرح بھوکی کام میں مصروف ہیں۔ بڑی مشکل سے اور زور دینے سے کھڑے کھڑے دو چار نوالے مُنہ میں ڈالتیں اور پھر ابا جان کی پٹّی کے ساتھ لگ جاتیں۔ چار پانچ مہینے تو امی جان نے نیند بھی پوری نہیں لی۔ کبھی دس پندرہ منٹ کے لئے آنکھ جھپک جاتی اور پھر آ کر ابّا جان کی پشت کو دبانے لگ جاتیں۔ رات کے گیارہ بارہ تو روزانہ ہی جاگتے میں بج جاتے تھے۔ پھر جب امّی جان کو تسلّی ہو جاتی کہ ابّا جان سو چکے ہیں تو ایک چھوٹا سا سٹول ابّا جان کی چارپائی کے ساتھ لگا لیتیں جو کہ اتنا پتلا اور لمبائی میں اتنا چھوٹا ہوتا تھا کہ اس پر امّی تو کیا ایک دس سال کا بچہ بھی نہیں سو سکتا تھا اور امّی اس پر ٹیڑھی ہو کر اس حالت میں لیٹ جاتی تھیں۔ کہ سر اور شانہ ابّا جان کے پلنگ کی پٹّی پر اور ہاتھ ابّا جان پر ہوتا۔ تا مبادا ابّا جان تکان کی وجہ سے جاگیں تو امّی کی آنکھ نہ کھلے۔"

یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے۔ چنانچہ استاذی المکرم مولانا ارجمند خان صاحب (سابق پروفیسر دینیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ) آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"اکثر فرماتے کہ انہوں نے میری طویل علالت میں شب و روز اس قدر تیمارداری اور غمخواری کی ہے کہ انہیں اپنی راحت اور آرام کا ہوش تک نہیں رہا۔ اور اپنی صحت تک مجھ پہ قربان کر دی اب اگر میرے جسم کا ہر بال بھی زبان بن جائے تو بھی آپ کے احسانات کا شکر ادا کرنے سے قاصر رہوں گا۔"

احباب کرام سے درخواست ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کیلئے بالالتزام تضرع اور الحاح سے دعائیں فرماتے رہیں تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان فیض یافتہ بزرگوں سے استفاضہ کا زمانہ بہت دراز ہو۔

سُنّت اور بدعت میں فرق

"اس وقت لوگوں نے سُنّت اور بدعت میں سخت غلطی کھائی ہوئی ہے اور اُن کو ایک خطرناک دھوکہ لگا ہوا ہے۔ وہ سنت اور بدعت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر خود اپنی مرضی کے موافق بہت سی راہیں خود ایجاد کر لی ہیں۔ اور اُن کو اپنی زندگی کے لئے کافی راہنما سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ان کو گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ جب آدمی سنت اور بدعت میں تمیز کرلے۔ اور سنت پر قدم مارے۔ تو وہ خطرات سے بچ سکتا ہے لیکن جو فرق نہیں کرتا اور سنت کو بدعت کیساتھ ملاتا ہے اسکا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔ وہ بالکل واضح اور بیّن ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر کے دکھا دیا ہے۔ آپؐ کی زندگی کامل نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ایک حصّہ اجتہاد کا بھی ہے جہاں انسان واضح طور پر قرآن شریف یا سُنّت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہیئے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

چندہ جلسہ سالانہ

وصولی کی جدوجہد کے متعلق ماہوار رپورٹیں

گذشتہ سالوں میں جس چندہ کی وصولی میں نسبتاً سب سے زیادہ ایزادی ہوئی ہے وہ چندہ جلسہ سالانہ ہی ہے۔ فالحمد اللہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی تک اس کی وصولی صحیح معیار تک نہیں پہنچی۔ اور نہ ہی ہماری ضروریات کو کفایت کرتی ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی کوششوں کو اور تیز کریں۔ احباب کو اس چندہ کی فرضیت اور اہمیت ذہن نشین کرائیں اور اس بارہ میں ہر ماہ اپنی جدوجہد کی رپورٹ نظارت بیت المال کو بھجوایا کریں۔ اور آئندہ جلسہ سالانہ تک یعنی ماہ اکتوبر۔ نومبر اور دسمبر کی رپورٹیں بھجوانے کا خاص طور پر التزام کریں۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے۔ کہ

نظارت بیت المال کہتی ہے۔ اگر پندرہ فی صدی مطالبہ کریں تو اتنی رقم جمع ہوگی جس سے جلسہ کے اخراجات پورے ہوں یہ طریق غلط ہے۔ میرے نزدیک اسے دس فی صدی کرنا چاہیئے۔ اور اصل نقص کو دُور کرنا چاہیئے یعنی وصولی کے متعلق کوشش کرنی چاہیئے۔

"دوسری بات یہ ہے کہ پچاس فی صدی لوگوں کو اس چندہ کی فرضیت اور اہمیت کا علم ہی نہیں۔ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق میری تجویز یہ ہے۔ کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو اس چندہ کی اہمیت اور اس کے متعلق پراپیگنڈا وغیرہ کے قواعد بنائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے۔ جس سے معلوم ہو کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

۲۔ یہ خیال رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جدوجہد میں چندہ عام۔ حصہ آمد یا دوسرے چندے نظر انداز نہ ہوں۔ ان کی وصولی کی طرف بھی پوری پوری توجہ قائم رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں۔ بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی دستور کے مطابق بجالاؤ۔ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ۔" (تبلیغ رسالت جلد دوم۔ صفحہ ۵۷)

(ناظر بیت المال ربوہ)

مجلس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کا تربیتی اجتماع

مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں مورخہ ۲۶/۹/۶۴ و ۲۷/۹/۶۴ بروز ہفتہ و اتوار مجلس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کا تربیتی اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پایا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مولینا ابو العطاء صاحب فاضل۔ مولینا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ لاہور۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی محمد حسین صاحب۔ صوفی علی محمد صاحب اور مولوی احمد خاں صاحب انچارج مقامی تبلیغ نے شرکت فرمائی۔ ضلع بھر کی جماعتوں کے قریباً چارصد نمائندگان و احباب نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ہم ان سب بزرگان و علماء کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے نہایت ہی مؤثر رنگ میں احباب کو اپنے قیمتی خیالات و نصائح سے مستفید فرمایا۔ اور ساتھ ہی دعا کی درخواست بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ضلع کے احباب کو دینی و دنیوی لحاظ سے ترقیات عطا فرمائے۔ (خاکسار سید لال شاہ ناظم انصار اللہ ضلع شیخوپورہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کی قابل قدر مساعی

۱۔ گذشتہ دنوں بارشوں کی وجہ سے پاکستان کے کئی علاقوں میں سیلاب کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ اسی وجہ سے سیالکوٹ کے قریب مشہور نالہ ایک میں بھی شگاف پڑ گیا۔ جب اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کو اس کا علم ہوا تو فوراً اطفال الاحمدیہ کی مجلس عاملہ بلائی گئی اور پروگرام طے کرنے کے بعد تمام حلقوں سے اطفال کو اکٹھا کیا گیا اور وہ فوراً کمر بستہ ہو کر پل پر پہنچ گئے۔ مسافر، عورتیں، بوڑھے اور بچے پریشان خاطر نظر آ رہے تھے۔ اطفال نے نہایت جدوجہد جرأت کا نمونہ دکھاتے ہوئے پانی میں چھلانگیں لگا دیں اور مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچانے میں ہر ممکن مدد کی۔ اطفال نے ۹۱ سائیکلیں، ۴۵ آدمیوں کا ۴۳ اسیر وزن ۲۰ بوڑھوں ۴ بچوں اور ایک مریضہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر نالہ پار کرایا اور ڈوبتے ہوئے آدمیوں کو بچایا۔ دوسرے روز بھی اطفال صبح ہی خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نالہ پر پہنچ گئے اس روز ۸۶ سیر وزن، ۱۰ سائیکلیں، ۴ بوڑھوں، دو عورتوں اور ۶ بچوں کو نالہ پار کرایا گیا۔ اس کے علاوہ چار تانگوں، ایک ڈولی، ۳ گھوڑوں اور ۲ گدھوں کو نکالنے میں مدد دی۔ بچوں کے اسی جذبہ خدمت خلق کو سب لوگوں نے بہت سراہا۔ چنانچہ روزنامہ مشرق، امروز اور کوہستان نے اس کام کی تعریف کی اور کام کرتے ہوئے بچوں کی تصاویر شائع کیں۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سیالکوٹ نے بھی بچوں کے عمدہ کام کی تعریف کی۔

۲۔ اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ نے اصلاح و ارشاد کے لئے ایک خاص دن منایا۔ اس روز اطفال نے علمی اور سنجیدہ طبقہ میں ۲۲۹۹ کی تعداد میں مفید کتابچے تقسیم کئے۔ اس کام میں اطفال نے مجموعی طور پر ۱۴ گھنٹے صرف کئے اور ۱۲۱ میل کی مسافت طے کی۔

۳۔ شہر و ضلع کی مجالس اطفال الاحمدیہ میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے ڈسکہ میں دوسرا تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس میں سیالکوٹ شہر کے ۶۰ اطفال کے علاوہ دوسری مجالس کے ۵۰ اطفال نے بھی شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس میں مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا اور اطفال کو نصائح کیں۔ اس اجتماع کے دوران علمی مقابلہ جات کے سلسلہ میں تلاوت، نظم اور تقاریر کے اور ورزشی مقابلہ جات کے سلسلہ میں کبڈی اور دوڑوں کے مقابلے ہوئے جن میں اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس اجتماع کی نمایاں خوبی وہ خصوصی استقبالیہ تقریب تھی جو صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تشریف آوری پر منعقد کی گئی۔ آپ ربوہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے یہاں ٹھہرے تھے۔ اس طرح اطفال کو صاحبزادہ صاحب موصوف کا بصیرت افروز خطاب سننے کا بھی موقع ملا۔ اختتامی اجلاس میں بھی مکرم سید احمد علی صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس طرح یہ اجتماع بڑی کامیابی کے ساتھ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ان سب کاموں میں اطفال کو منیر احمد صاحب پال ناظم اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کا تعاون اور ان کی راہنمائی حاصل رہی۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

یہ سیونگ سرٹیفکیٹ کس کا ہے

خاکسار کو ایک قیمتی سیونگ سرٹیفکیٹ ملا ہے جو خانیوال کے ڈاکخانہ سے جاری شدہ ہے اور اس پر چک نمبر ۱۰/۱۵ R احمد دین ولد شرف دین لکھا ہے۔ جس دوست کا یہ ہو۔ رقوم کی نشاندہی بتلا کر حاصل کر سکتا ہے۔

(شیخ سجان علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۲/۲۱۶ ج ب سوڈھی براستہ گوجرہ ضلع لائلپور)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بچی نسیم ناہید نے امسال بی اے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دین و دنیا میں ترقی دے۔ آمین

(بیگم رفیعہ حمید کراچی)

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترمہ بیگم رفیعہ حمید صاحبہ نے دو مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

مجلۃ الجامعہ کا تیسرا شمارہ شائع ہو گیا ہے۔ زر سالانہ ۶/- روپے فی شمارہ ۱/۵۰ روپیہ (جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور۔ صدر محمد ایوب خان نے یہاں کہا کہ مخالف جماعتیں ملک میں فسادات اور گڑبڑ پھیلانے کے منصوبے باندھ رہی ہیں۔ اور موجودہ حکومت کے کارناموں کی اہمیت اور توقیر گھٹانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ آپ نے حزب اختلاف کو مشورہ دیا کہ وہ اخلاق، وقار، اور معقولیت کو پیش نظر رکھیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ انتخابات آزادانہ، شریفانہ اور پرامن فضا میں ہوں گے۔

صدر ایوب خان نے گورنر ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ عنقریب ملک میں انتخابات کا ایک سلسلہ شروع ہو رہا ہے بلاشبہ ذاتی طور پر میں اس سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں خود اس آئین کا مصنف ہوں میرے نزدیک ملک میں بروقت اور آزادانہ و منصفانہ انتخابات کرانا ہر لحاظ سے ضروری ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ برسر اقتدار جماعت اس سلسلہ میں تمام ممکن اور معقول سہولتیں مہیا کر رہی ہے میں اس بات کا خواہاں ہوں کہ برسر اقتدار جماعت اور حزب مخالف دونوں کو اپنا اپنا پروگرام نہایت عمدہ اور دانشمندانہ طریق سے پیش کرنا چاہیئے لیکن حزب مخالف نے عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے بے بنیاد الزامات اور اتہامات کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جو کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ جہاں تک حکومت اور میری ذات کا تعلق ہے میں ہر ممکن یقین دہانی اور تحفظات دینے کے لئے تیار ہوں۔ کہ ہماری صدق دلانہ خواہش یہی ہے کہ انتخابات پوری آزادانہ، شریفانہ اور پرامن فضا میں منعقد ہوں، اس کا ایک ثبوت گزشتہ تین سال کے عرصہ میں بھی مل سکتا ہے اگر مجھے غیر معینہ عرصہ تک کے لئے برسر اقتدار رہنے ہی کی خواہش ہوتی تو ملک کو ہرگز جمہوری دستور نہ دیتا۔ یہ میں ہی تھا جس نے موجودہ اسمبلیوں کی پانچ سالہ مدت کو کم کر کے تین سال کر دیا۔ جب دستور کی دوسری ترمیم کا مرحلہ آیا تو اس وقت مجھ پر کئی ایک حضرات نے زور ڈالا کہ مجھے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی میعاد میں توسیع کر دینی چاہیئے لیکن میں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا اس پس منظر اور واقعات کے بعد اس میں کوئی کلام ہی باقی نہیں رہ جاتا کہ میں پورے خلوص دل کے ساتھ فی الحقیقت ملک میں بروقت اور آزادانہ انتخابات کرانا چاہتا ہوں

صدر ایوب نے کہا لیکن اس ضمن میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان انتخابات میں اخلاق اور معقولیت کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے یہ سب اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ حزب خلاف معقولیت مفاہمت اور تعاون کا اظہار کرے

★ لاہور ۳ر اکتوبر۔ جماعت اسلامی پاکستان کی مجلس شوریٰ نے کل اپنے اجلاس میں صدارتی انتخاب میں محترمہ فاطمہ جناح کی تائید و حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں مجلس نے ایک مفصل قرارداد میں مسئلہ کے شرعی پہلو پر بحث کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ غیر معمولی حالات میں اس انتخاب کو قبول کر لینا شرعاً ناجائز نہیں ہوگا۔ تاہم آئندہ کے لئے اسے مثال نہیں بنایا جا سکتا۔

قرارداد میں فیصلہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے "شریعت میں جو چیزیں حرام ٹھہرائی گئی ہیں ان میں سے بعض کی حرمت تو ابدی اور قطعی ہے جو کسی حالت میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اور بعض کی حرمت ایسی ہے جو شدید ضرورت کے موقع پر ضرورت کی حد تک جواز میں تبدیل ہو سکتی ہے اب یہ واضح ہے کہ عورت کو امیر بنانے کی ممانعت ان حرمتوں میں سے نہیں ہے جو ابدی اور قطعی ہیں بلکہ دوسری قسم کی حرمتوں ہی میں اس کا شمار ہو سکتا ہے۔"

★ ماسکو ۳ر اکتوبر۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے ملائشیا کو کچل دینے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے روس اس کی حمایت کے سلسلہ میں انڈونیشیا کے ہاتھ اسلحہ اور ہتھیار فروخت کرنے پر رضامند ہو گیا ہے گزشتہ روز صدر سوکارنو کے روس کے مختصر دورہ کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں اسلحہ کی فروخت کا اعلان کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کے وزیر دفاع مسٹر عبد الحارث نسوشن ماسکو میں قیام کریں گے اور اسلحہ کی خرید کے سلسلہ میں روسی حکام سے تفصیلی بات چیت کریں گے،

روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے مشترکہ اعلامیہ کا مکمل متن اخبارات کو بھیجا ہے مگر اس میں ان ہتھیاروں کی تفصیل نہیں دی گئی جو انڈونیشیا روس سے خریدے گا۔ ہمیں صرف یہ کہا گیا ہے کہ روس نے انڈونیشیا کی فوجی امداد میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔

★ نئی دہلی۔ ۳۔ اکتوبر آندھرا پردیش کے ضلع کنور میں نجھریلا شہر کے قریب ایک بند ٹوٹنے سے کم از کم ایک ہزار افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ زبردست جانی نقصان کے علاوہ کافی مالی نقصان بھی ہوا۔ مزید براں صوبہ کے دوسرے علاقوں میں بارشوں اور سیلاب سے بھی کافی نقصان ہوا ہے۔

★ ماسکو ۳ر اکتوبر۔ پاکستان کا پارلیمانی وفد جو ان دنوں ازبکستان کا دورہ کر رہا ہے گزشتہ روز تاشقند اور وسط ایشیا کے اسلامی بورڈ کے ارکان سے ملا تاس کی اطلاع کے مطابق بورڈ کے صدر مفتی ضیاء الدین نے بورڈ کی سرگرمیوں کے علاوہ متعدد مساجد کے متعلق وفد کو تفصیلات بتائیں۔ ازبک مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد مسٹر فضل القادر چودھری نے کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جمہوریہ میں مذہبی آزادی ہے بعد میں پاکستانی وفد کے ارکان کو کلام پاک کے نسخے پیش کئے گئے۔

★ کابل ۳۔ اکتوبر۔ شاہ ظاہر شاہ کی طرف سے نئے آئین کی منظوری کے بعد کل پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا۔ ایک سال تک حکومت قانون سازی کا کام کرے گی۔ اس عبوری مدت کے خاتمہ پر قومی اسمبلی کا انتخاب کیا جائے گا۔

★ پشاور۔ ۳ اکتوبر۔ صدر ایوب خان ۱۳ اکتوبر کو تین روزہ دورے پر یہاں پہنچ رہے ہیں وہ یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری کا جائزہ

گزشتہ دنوں مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا جائزہ لینے کے لئے مرکز کی طرف سے جو دورہ جات کئے گئے۔ ان میں سے دو کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ضلع لاہور:۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے منور جاوید صاحب نائب قائد ضلع لاہور، شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی معتمد علاقائی، محمد صدیق صاحب شاکر معاون قائد، اور شیخ رشید احمد صاحب نگران مقامی لاہور کی معیت میں تین روز تک مندرجہ ذیل دس مجالس کا دورہ فرمایا۔

قصور۔ کھر بیپڑ۔ للیانی۔ شاہدرہ۔ باٹا پور۔ ہانڈو گوجر۔ پتوکی۔ دھوپ سڑی۔ ہڑپارہ گنج مغل پورہ۔

مجالس کے کام کی رفتار کا جائزہ لینے کے ساتھ آپ نے اس موقعہ پر خدام سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں اپنی مساعی تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ہر مقام پر پہنچنے پر آپ کا بڑا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

۲۔ منٹگمری:۔ مورخہ ۲۔۳ ستمبر ۱۹۶۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک وفد نے جو مکرم عبد الباری صاحب قیوم اور مکرم یوسف عثمان صاحب افریقی پر مشتمل تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری کی مساعی کا جائزہ لیا۔ وفد کی آمد پر ایک اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں چار اجلاس ہوئے، وفد کے اراکین نے خدام سے رابطہ قائم کر کے ان تک مرکزی ہدایات پہنچائیں۔ اس وفد کے دورہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ۳ر ستمبر کو بعض مقامی ممتاز دکلاء کے ایک وفد سے بھی گفتگو کی ایک تقریب پیدا ہوئی۔ (نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انگزینا

ایک حیرت انگیز دوا

جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

★ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں

★ نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد نفخ۔ قبض تبخیر معدہ اور باؤ گولہ کو دور کرتی ہیں۔

★ ریحی عصبی عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔

★ سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں۔

★ موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے بوڑھوں کے لئے تو نعمت خداوندی ہے

قیمت دو روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار ربوہ

سرگودہا کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم قریشی رشید محمد صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل

سرگودہا

سے حاصل کریں،

(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس نمبر ۱۹ روپے

چرچ انسانی قلوب پر فتح پانے اور انہیں عیسائیت کا گرویدہ بنانے میں ناکام ہو رہا ہے

عین ممکن ہے کہ افریقہ میں اسلام عیسائیت کو شکست دے کر اس کی جگہ لے لے

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے۔ ٹی۔ واٹسن کا اعتراف

آج افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے مابین ایک زبردست روحانی جنگ لڑی جا رہی ہے دونوں ہی ایک دوسرے کو شکست دے کر پورے براعظم پر چھا جانے کی کوشش میں مصروف ہیں ہر چند کہ دونوں اپنا پورا زور لگا رہے ہیں تاہم مقابلہ ظاہری ساز و سامان کے اعتبار سے برابر کا نہیں ہے ایک طرف تو عیسائی پادریوں اور منادوں کی زبردست جمعیت ہے اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے بے سر و سامان چند سرفروش مجاہد۔ ایک طرف سوسالہ مشنری سرگرمیوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی کامیابیوں اور بڑی بڑی عیسائی حکومتوں کی امداد و اعانت کا نشہ ہے اور دوسری طرف غریب و فاقہ کش اور تہیدست دکھائی دینے والے مبلغین اسلام کا ایک نہایت ہی مختصر طائفہ۔ ایک طرف ہزاروں کی اسکول۔ بڑے بڑے ہسپتال ہشن ہاؤس اور عالیشان گرجا ہیں اور دوسری طرف چند ایک مدارس اور بہت قلیل التعداد مساجد قلیل التعداد اس لئے کہ ان کی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں۔ ایک طرف وسائل کی بہتات ہے اور دوسری طرف وسائل کا یکسر فقدان۔ الغرض ظاہری ساز و سامان اور وسائل کے اعتبار سے وہاں اسلام کی مثال ایسی ننھی سی چڑیا کی سی ہے جو باز ہی نہیں بلکہ اپنے سینکڑوں اور ہزاروں گنا زیادہ مہیب ناک اور طاقتور عقاب پر جھپٹنے اور اسے ختم کر دینے کی کوشش میں مصروف ہو۔

دنیا حیران ہے اور اس کی یہ حیرت بے محل نہیں کہ اس ننھی سی چڑیا میں یہ ہمت و جرأت اور عزم و حوصلہ کہاں سے آگیا جس نے اسے اپنے سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور اور مہیب دشمن سے نبرد آزما ہونے پر آمادہ کر رکھا ہے۔ دنیا اس عزم و حوصلہ اور ہمت و جرأت پر ہی حیران نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر حیرانی اسے اس بات پر ہے کہ یہ ننھی سی بے حیثیت چڑیا ہر ہر قدم پر عقاب کو شکست دے کر ایک مورچہ کے بعد دوسرا مورچہ سر کرتی اور برابر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس پر حیرت و استعجاب کا اظہار خود عیسائی پادری اور مناد کر رہے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے آئے دن ایسے بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں جو اسلام کے ان بے سر و سامان اور تہیدست دکھائی دینے والے مٹھی بھر مجاہدین اسلام کے بالمقابل خود ان کی اپنی ناکامیوں کے اعتراف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے ٹی واٹسن (REV. J. T. WATSON) نے ایسا ہی ایک بیان کیپ ٹاؤن میں دیا تھا وہ کینیا کے مقام لیمورو میں بائبل سوسائٹیوں کے سیکرٹریوں کی دس روزہ کانفرنس میں شرکت کے بعد برطانیہ واپس جاتے ہوئے راستہ میں دو ایک روز کے لئے کیپ ٹاؤن میں ٹھہرے تھے۔ ان کا یہ بیان افریقہ کے قریباً تمام اخبارات میں شائع ہوا۔ ذیل میں ہم سیلسبری کے شہر سے شائع ہونے والے اخبار "ڈیلی میل" میں شائع شدہ خبر کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اخبار مذکور نے ریورنڈ واٹسن کے بیان پر مشتمل خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:-

"کیپ ٹاؤن۔ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے ٹی واٹسن نے آج کیپ ٹاؤن میں اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ بات عین ممکن ہے کہ قریب مستقبل میں اسلام افریقہ کے عوامی مذہب کی حیثیت سے عیسائیت کو شکست دے کر اس کی جگہ لے لے۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا کی آبادی دس لاکھ نفوس فی ہفتہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے لیکن چرچ دنیا کی روحوں کو جیتنے اور انھیں عیسائیت کا گرویدہ بنانے کی جدوجہد میں ناکام ہوتا جا رہا ہے۔

مسٹر واٹسن دو روز کے لئے کیپ ٹاؤن آئے ہوئے ہیں آپ افریقہ میں بائبل سوسائٹیوں کے سیکرٹریوں کی دس روزہ کانفرنس میں شرکت کے بعد جو کینیا کے مقام لیمورو میں منعقد ہوئی تھی انگلستان واپس جاتے ہوئے کیپ ٹاؤن تشریف لائے ہیں انھوں نے کہا مجھے افریقہ میں زیادہ عرصہ ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا ہے اس لئے میں افریقہ کے نئے آزاد ملکوں میں غیر ملکی پادریوں اور ان کی کلیسائی تنظیم کے خلاف مخالفانہ جذبہ سے پورے طور پر آگاہ نہیں ہوں تاہم موجودہ صورت حال فوری توجہ کی محتاج ضرور ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم مقامی پادریوں کے لئے اپنے دروازے کھول دیں اور اگر ہمارا وہاں سے چلا آنا ہی بہتر ہو تو چلے آئیں۔

انھوں نے مزید کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام افریقہ میں برابر ترقی کر رہا ہے۔ اگر ایک شخص عیسائیت قبول کرتا ہے تو اسلام اس کے مقابلہ میں دو افراد کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیتا ہے۔ ابھی موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنبھال لیں ہمیں اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن اس امر کا قوی امکان موجود ہے کہ ہم اس موقع کو گنوا دیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام عیسائیت سے بازی لے جائے گا۔"

("ڈیلی میل" ــــ فری ٹاؤن ۸ نومبر ۱۹۶۳ء)

جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودہا کا دسواں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ منگلا کا دسواں سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵-۱۶ اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ احباب کثرت سے تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔ کھانے کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔ احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی تشریف لائیں گے۔ انشاء اللہ

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودہا۔)

ضلع سیالکوٹ کے احباب کیلئے ضروری اعلان

ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور زعماء مجالس انصار اللہ کا مشترکہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ و اتوار جامعہ احمدیہ سیالکوٹ شہر میں منعقد ہوگا۔ مرکز سے محترم صدر صاحبان مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد۔ مکرم ناظر صاحب بیت المال اور متعدد دیگر علمائے کرام تشریف لا کر اجتماع میں شرکت فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں مکرم ثاقب صاحب زیروی بھی لاہور سے تشریف لا رہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعت ہائے احمدیہ اور مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور دیگر احباب اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ذمہ ہوگا۔

(امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

جھنگ میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع جھنگ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۹، ۱۰ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ جھنگ صدر میں انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکز سے علمائے کرام بھی تشریف لے جا رہے ہیں۔ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عنایت اللہ منگلا نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم اے (سال اول) اکنامکس میں اعلیٰ فرسٹ کلاس حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے! آمین۔ (برکت اللہ منگلا۔ بی اے ایل ایل بی۔ پلیڈر سرگودہا۔)

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴